فرمانِ مصطفیٰ ﷺ

اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اَنْ تُشْبِعَ كَبِدًا جَائِعًا

افضل صدقہ یہ ہے کہ کسی بھوکے کو کھانا کھلا دو

(شعب الإیمان، رقم الحدیث: ۳۳۶۷)

روٹی کا صدقہ

بفیضانِ نظر

حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری

(بانی سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ)

مصنّف

مفتی محمد راشد القادری

(اسلامک ریسرچ اسکالر، سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ)

(لیکچرار: اسلامک اسٹڈیز، سرسید یونیورسٹی انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی)

آزاد پبلشرز ۵۶، اردو بازار کراچی

: 32631839,32620178 FAX : (92-21) 32627659

website : www.azadpublishers.com

E-mail : azadpublishers@gmail.com

AZAD PUBLISHERS

تقریظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ!

اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل و کرم اور مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے و طفیل یہ کتاب بنام ''روٹی کا صدقہ'' منظر عام پر آرہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسْکِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا

اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر مسکین اور یتیم اور قیدی کو

(القرآن المجید، سورۃ الدھر، سورۃ نمبر ۷۶، پارہ: ۲۹، آیت ۸)

صاحبِ کتاب (مفتی محمد راشد القادری) نے روٹی کے صدقہ کی اہمیت کو حکایات و واقعات کا جامہ پہنا کر بڑے اَحسن انداز میں بیان کیا ہے۔ جو قارئین سے مخفی نہیں۔

اس موضوع کو سمجھانے کے لیے بطورِ تمہید جو ابتدائیہ تحریر کیا ہے وہ قابلِ صد تحسین، موضوع کی تعیین اور ذوقِ مطالعہ کی تسکین کے لئے کافی ہے۔

صدقہ و خیرات وہ عملِ خیر ہے جس میں ربّ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی بھی ہے ، اور دونوں جہانوں میں سرخروئی اور سرفرازی بھی، اور ادنیٰ سے ادنیٰ دکھ، تکلیف، رنج والم سے لے کر بڑی بڑی آفات و بلیّات کے لیے کافی بھی۔

اللہ تعالیٰ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے اور اس کے مصنّف مفتی محمد راشد القادری کے علم، عمل، عمر میں مزید برکتیں اور ترقیاں عطا فرمائے۔

آخر میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کرام علیہم السلام، صدّیقین، شہداء و صالحین رضی اللہ عنہم اجمعین کے صدقے و طفیل تمام امّت کی تمام نیک حاجتوں کو پورا فرمائے۔ آمین یا ربّ العٰلمین۔

العارض:

انتساب

ہم اس کتاب کو سرورِ دو جہاں شاہِ کون و مکاں ﷺ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اس کا ثواب بالخصوص سرکار ﷺ اور آپ ﷺ کی ساری امّت کے لئے ایصال کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب سے امّتِ مسلمہ کو استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

اس کتاب کے جملہ حقوق محفوظ ہیں اس کتاب کا کوئی حصہ الیکٹرانی، میکانی، فوٹو کاپی، ریکارڈنگ یا اور کسی طریقے یا شکل میں پبلشرز کی پیشگی اجازت کے بغیر نہ تو نقل اور نہ کسی طریقے سے محفوظ یا منتقل کیا جا سکتا ہے۔

کتاب-----------روٹی کا صدقہ

بفیضانِ نظر-------حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری

مصنّف---------مفتی محمد راشد القادری سلمہٗ الباری

کتاب ڈیزائنگ------سید سمیر حسین

ٹائیٹل ڈیزائنگ-------محمد فیصل عطاری

ناشر--------آزاد پبلشرز 56 اُردو بازار کراچی

website : www.azadpublishers.com

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
01	ابتدائیہ	06
02	تفسیر	06
03	تعجب خیز بات	07
04	جذبۂ ایثار کا عالَم	07
05	تفسیری نِکات	08
06	ایک لقمہ تین لوگوں کی بخشش کا باعث ہے	08
07	دو روٹیاں اور دو انعامات	09
08	کیا روٹی انسانی صورت میں تبدیل ہو سکتی ہے؟	12
09	حاجت روائی کی فضیلت	13
10	روٹی کے صدقے سے اژدھے سے تحفّظ	14
11	کھانا کھلانے کے صدقے سے اژدھے سے تحفّظ	15
12	آدھی کھجور صدقہ کرنے کی فضیلت	16
13	کھانا کھلانے کی فضیلت	17
14	بھوکے کو کھانا کھلانا	17
15	ایک اہم ترین عقیدے کی وضاحت	17
16	اس عقیدے سے متعلق وسوسے کا علاج	18
17	آٹا اور لکڑی کا بُرادہ	18
18	کیا بُرادہ آٹے میں تبدیل ہو سکتا ہے؟	20
19	ایک لقمہ اور جنوں سے تحفّظ	21
20	شرعی مسئلہ	23
21	درس	24
22	مؤمن اپنے صدقہ کے سایہ میں ہو گا	24
23	تین روٹیوں کے صدقے سانپ سے تحفّظ	25
24	دعاء کی انوکھی فضیلت	26
25	صدقہ کی انوکھی فضیلت	26
26	آٹا اور ربّ تعالیٰ سے سودا	27
27	دو روٹیوں کے صدقے کی بَرَکت سے بیس روٹیوں کا حصول	27
28	بہترین نِکات	29
29	بھوکے کو کھانا کھلانا جنّت میں لے جانے والا عمل ہے	30
30	کتّے کا چار روٹیاں کھا جانا	30
31	اِنتباہ	31
32	مصادر و مراجع	32

روٹی کا صدقہ

ابتدائیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَحۡمَۃٍ لِّلۡعٰلَمِیۡنَ

اَمَّا بَعۡدُ !

وَ یُطۡعِمُوۡنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسۡکِیۡنًا وَّ یَتِیۡمًا وَّ اَسِیۡرًا

اِنَّمَا نُطۡعِمُکُمۡ لِوَجۡہِ اللّٰہِ لَا نُرِیۡدُ مِنۡکُمۡ جَزَآءً وَّ لَا شُکُوۡرًا ○

اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر مسکین اور یتیم اور اسیر کو ان سے کہتے ہیں ہم تمہیں خاص اللہ کے لئے کھانا دیتے ہیں تم سے کوئی بدلہ یا شکرگزاری نہیں مانگتے۔(۱)

And they feed, for love of Him, the poor, the orphan and the prisoner.
They say to them, 'We feed you for Allah is pleasure only.
We desire no recompense or thanks from you'.

تفسیر

امام جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۱۱ھ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کی بیان کردہ تفسیر نقل فرماتے ہیں: وہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں کھانا کھلاتے ہیں۔ حالانکہ وہ خود اس کھانے کی چاہت رکھتے ہیں۔(۲)

اس کی مزید وضاحت امام ابوالفداء اسماعیل بن عمر ابن کثیر متوفی ۷۷۴ھ فرماتے ہیں: وہ کھانے کی خواہش اور ضرورت کے باوجود مسکین، یتیم اور قیدی کو کھلا کر ان کی بھوک کا ازالہ کرتے ہیں۔(۳)

---

(۱) (القرآن المجید، سورۃ الدھر، سورۃ نمبر ۷۶، پارہ:۲۹، آیت ۸)

(۲) (الدرالمنثور فی التفسیر الماثور، سورۃ الدھر، تحۃ الآیۃ ۸، ج۸ ص۳۷۰ مطبوع: دار الفکر بیروت)

(۳) (تفسیر القرآن العظیم لابن کثیر، سورۃ الدھر، تحۃ الآیۃ ۸، ج۸ ص۲۸۸ مطبوع: دار الطیبہ للنشر والتوزیع)

تعجب خیز بات

قربان جائیں اللہ والوں کے جذبۂ ایثار پر کہ وہ اپنی شدید حاجت کے وقت بھی دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں۔ تعجب خیز بات یہ کہ اگرچہ حاجت مند مشرکین میں سے ہو، اس کو بھی اپنے کرم سے نواز دیتے ہیں۔ جیسا کہ درج ذیل روایت سے معلوم ہوتا ہے۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے قیدیوں کے بارے میں حکم ارشاد فرمایا کہ ان کے ساتھ حُسنِ سلوک کیا جائے، اس وقت قیدی مشرکین تھے، قسم بخدا! تیرے مسلمان بھائی کی حرمت اور اس کا حق تجھ پر اس سے کہیں زیادہ ہے۔(۴)

جذبۂ ایثار کا عالَم

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کے تحت فرماتے ہیں کہ حضرت علیِ مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حق میں نازل ہوئی ہے۔(۵)

علامہ مولانا نعیم الدین مرادآبادی متوفی ۱۳۶۷ھ، اس کے تحت فرماتے ہیں:

یہ آیت حضرت علیِ مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کی کنیز فضّہ کے حق میں نازل ہوئی۔

واقعہ کچھ یوں ہوا کہ حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیمار ہوئے، ان حضرات نے ان کی صحت پر تین روزوں کی نذر مانی، اللہ تعالیٰ نے صحت دی، نذر کی وفا کا وقت آیا، سب صاحبوں نے روزے رکھے، حضرت علیِ مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک یہودی سے تین صاع (صاع ایک پیمانہ ہے) جَو لائے، حضرت خاتونِ جنّت نے ایک ایک صاع تینوں دن پکایا لیکن جب افطار کا وقت

---

(۴) (الدر المنثور فی التفسیر الماثور، سورۃ الدھر، تحت الآیۃ ۸، ج ۸ ص ۳۷۰ مطبوع: دار الفکر بیروت)

(۵) (الدر المنثور فی التفسیر الماثور، سورۃ الدھر، تحت الآیۃ ۸، ج ۸ ص ۳۷۰ مطبوع: دار الفکر بیروت)

آیا اور روٹیاں سامنے رکھیں تو ایک روز مسکین، ایک روز یتیم، ایک روز اسیر آیا اور تینوں روز یہ سب روٹیاں ان لوگوں کو دے دی گئیں اور صرف پانی سے افطار کر کے اگلا روزہ رکھ لیا گیا۔(۶)

تفسیری نِکات

سورۃ الدھر کی آیت ۸ اور اس کی تفسیری اقوال سے چند مسائل معلوم ہوئے:

(۱) نذر ماننا اللہ والوں کی سنّت ہے۔ قرآنِ کریم میں حضرت عمران کی زوجہ (حَنّہ) جو کہ حضرت مریم بی بی رضی اللہ عنہا کی والدہ ہیں، ان کی نذر اور حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہما کی نذریں بہت مشہور ہیں۔(الف)

(۲) مسکینوں، یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلانا اللہ والوں کا طریقہ ہے۔

(۳) اپنی ذات پر اوروں کو ترجیح دینا اللہ والوں کی رَوِش ہے۔

(۴) مسلمان تو مسلمان مشرکین کے ساتھ بھی ہمدردی کرنا اللہ والوں کی اَدا ہے۔

(۵) خود صبر کرے دوسروں پر ایثار کرنا اللہ والوں کی عطا ہے۔

(۶) شکر و جزا کی طلب نہ رکھنا اللہ والوں کی رضا ہے۔

ایک لقمہ تین لوگوں کی بخشش کا باعث ہے

حافظ نور الدین علی بن ابو بکر ہیثمی متوفّٰی ۸۰۷ھ، اپنی کتاب میں نقل فرماتے ہیں:

نبیٔ کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عزوجل روٹی کے ایک لقمے اور کھجوروں کے ایک خوشے اور مساکین کے لئے نفع بخش اشیاء کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرمائے گا (۱) گھر کے مالک کو جس نے صدقے کا حکم دیا (۲) اس کی زوجہ کو جس نے وہ چیز

---

(۶) (تفسیر خزائن العرفان، سورۃ الدھر، تحت الآیۃ ۸، مطبوع: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور)

(الف) نذر: اصطلاح شرع میں وہ عبادت مقصودہ ہے جو بندے پر واجب نہ ہو، مگر بندے نے اپنے قول سے اسے اپنے ذمہ واجب کر لیا ہو مثلاً یہ کہا کہ میرا یہ کام ہو جائے تو دس رکعت نفل ادا کروں گا اسے نذر شرعی کہتے ہیں۔ (فتاوی امجدیہ، باب النذر، حصہ ۲، ص ۳۹۲ مطبوع: مکتبۂ رضویہ)

درست کر کے دی (۳) اس خادم کو جس نے مسکین تک وہ صدقہ پہنچایا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، اس اللہ عزوجل کی حمد ہے جو ہمارے خادموں کو نہیں بھولا۔ (۷)

دو روٹیاں اور دو انعامات

امام ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی الجوزی، متوفی ۵۹۷ھ، نقل فرماتے ہیں:

حضرت سیدنا عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک ملک کا بادشاہ بہت ظالم اور کنجوس تھا۔ اس نے اپنے ملک میں یہ اعلان کر دیا کہ کوئی بھی شخص کسی فقیر یا مسکین پر کوئی چیز صدقہ نہ کرے، کوئی کسی غریب کی مدد نہ کرے۔ اگر کسی نے میرے حکم کی خلاف ورزی کی تو اس کے ہاتھ کٹوا دوں گا۔

یہ خبر سن کر لوگوں میں سنسنی مچ گئی، اب ہر کوئی صدقہ دینے سے ڈرنے لگا۔ ایک دن ایک فقیر مجبور ہو کر ایک عورت کے پاس آیا اور اس سے کہا: اللہ عزوجل کی رضا کی خاطر مجھے کوئی چیز کھانے کے لئے دو۔ تو وہ عورت بولی: ہمارے ملک کے بادشاہ نے اعلان کیا ہے کہ جو کوئی کسی کو صدقہ دے گا اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا، اب میں تمہیں کس طرح کوئی چیز دوں؟

فقیر نے کیا خوب کہا: اللہ عزوجل کی رضا کی خاطر مجھے کوئی کھانے کی چیز دے دو۔ عورت کو اس فقیر پر بہت ترس آیا اور اس نے بادشاہ کی ناراضگی اور سزا کی پروا کئے بغیر اللہ عزوجل کی رضا کے لئے اس فقیر کو دو روٹیاں دے دیں۔ فقیر روٹیاں لے کر دعائیں دیتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔

جب بادشاہ کو معلوم ہوا کہ فلاں عورت نے میرے حکم کی خلاف ورزی کی ہے تو اس نے عورت کی طرف اپنے سپاہی بھیجے اور عورت کے دونوں ہاتھ کاٹ دیئے گئے۔ کچھ عرصہ بعد

---

(۷) (مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب اجر الصدقۃ رقم الحدیث: ۴۶۲۲ ج ۳ ص ۲۸۸ مطبوع: دار الفکر بیروت)

بادشاہ نے اپنی والدہ سے کہا: مجھے کسی ایسی عورت کے بارے میں بتاؤ جو سب سے زیادہ حسین وجمیل ہوتا کہ میں اس سے شادی کروں۔تو اس کی والدہ نے اسے بتایا: ہمارے ملک میں ایک ایسی خوبصورت اور بے مثال حسن و جمال کی پیکر عورت رہتی ہے کہ میں نے آج تک اس جیسی حسین وجمیل عورت نہیں دیکھی لیکن اس میں ایک بہت بڑا عیب ہے، بادشاہ نے پوچھا: اس میں کیا عیب ہے؟ اس کی والدہ نے جواب دیا: اس کے دونوں ہاتھ کٹے ہوئے ہیں۔

بادشاہ نے سپاہیوں کو حکم دیا کہ فلاں عورت کو میرے پاس حاضر کیا جائے۔ چند سپاہی گئے اور اسی عورت کو بادشاہ کے پاس لے آئے جس کے ہاتھ فقیر کو روٹیاں دینے کی وجہ سے کاٹ دیئے گئے تھے۔ جب بادشاہ نے اس عورت کو دیکھا تو اس کے حسن و جمال نے بادشاہ کو حیرت میں ڈال دیا۔ بادشاہ نے اس سے کہا: کیا تم مجھ سے شادی کرنا چاہتی ہو؟

عورت نے کہا: مجھے کوئی اعتراض نہیں اگر تم مجھ سے شادی کرنا چاہو تو مجھے منظور ہے۔ چنانچہ ان دونوں کی شادی بڑی دھوم دھام سے ہوئی، جشن منایا گیا اور اس طرح وہ ہنسی خوشی زندگی گزارنے لگے۔

بادشاہ کی دوسری بیویوں کو اس عورت سے حسد ہو گیا اور وہ دن رات حسد کی آگ میں جلنے لگیں، ان کے دل میں یہ بات بیٹھ گئی کہ بادشاہ اب ہمیں اِتنی وقعت نہیں دیتا جتنی اس غریب و نادار نئی دلہن کو دیتا ہے۔

چنانچہ وہ ہر وقت اسی فکر میں رہتیں کہ کسی طرح اس نئی دلہن کو بادشاہ کی نظروں سے گرا دیا جائے لیکن وہ اپنے اس مذموم اِرادے میں کامیاب نہ ہوسکیں۔ پھر اچانک بادشاہ کسی محاذ پر روانہ ہو گیا اور وہاں اسے کافی دن دشمنوں سے لڑنا پڑا۔ بادشاہ کی بیویوں کو یہ بہت اچھا موقع مل گیا۔ انہوں نے بادشاہ کو خط لکھا کہ تمہارے پیچھے تمہاری نئی دلہن نے تمہاری عزت کو داغ

دار کر دیا ہے اور وہ بدکارہ ہوگئی ہے اور اس بدکاری کے نتیجہ میں اس کے ہاں بچہ بھی پیدا ہوا ہے۔
جب بادشاہ کو یہ خط ملا تو وہ آگ بگولا ہو گیا۔ اس نے فوراً اپنے قاصد کو یہ پیغام دے کر اپنی والدہ کے پاس بھیجا کہ اس بدکارہ عورت کو اس کے بچے سمیت میرے ملک سے نکال دو، اس کے گلے میں کپڑا باندھ کر بچہ اس میں ڈال دو اور انہیں کسی جنگل میں چھوڑ دو۔

جب اس کی والدہ کو یہ پیغام ملا تو اس نے ایسا ہی کیا اور اس کے گلے میں کپڑا ڈال کر بچہ اس میں ڈال دیا پھر اسے ملک سے دور ایک جنگل میں چھوڑ دیا گیا۔ اب وہ بیچاری ایک ننی جان کے ساتھ جنگل میں تنہا رہ گئی لیکن اسے اپنے ربّ عزوجل سے کسی قسم کا کوئی شکوہ نہ تھا، وہ تو اللہ اور اس کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کی رضا پر راضی تھی۔

زباں پرِ شکوہ رنج و اَلم لایا نہیں کرتے
نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

وہ بیچاری اسی طرح جنگل میں گھومتی رہی، پیاس کی شدت نے اسے پریشان کر رکھا تھا بالآخر اسے دور ایک نہر نظر آئی وہ نہر پر گئی اور جیسے ہی پانی پینے کے لئے جھکی تو اس کا بچہ گہرے پانی میں جا گرا اور ڈوبنے لگا۔

جب عورت نے اپنے بچے کو ڈوبتا دیکھا تو وہ رونے لگی۔ اتنے میں اس کے پاس دو خوبصورت نوجوان آئے اور اس سے پوچھا: تم کیوں رو رہی ہو؟ اس نے کہا: میں پانی پینے کے لئے جھکی تو میرا بیٹا اس نہر میں گر کر ڈوب گیا، میں اسی کے غم میں رو رہی ہوں۔ ان خوبصورت نوجوانوں نے پوچھا: کیا تُو چاہتی ہے کہ ہم تیرے بچے کو نکال لائیں؟ عورت نے بیتاب ہو کر کہا: ایک ماں کی اس سے بڑھ کر اور کیا تمنا ہو سکتی ہے کہ اس کے بچہ کی جان بچ جائے! میں چاہتی ہوں کہ اللہ عزوجل مجھے میرا بچہ واپس لوٹا دے۔

ان نوجوانوں نے دعا کی اوراس کا بچہ نکال کر اسے دے دیا۔ پھرانہوں نے پوچھا: اے رحم دل عورت! کیا تُو چاہتی ہے کہ تیرے ہاتھ تجھے واپس کر دیئے جائیں اور تُو ٹھیک ہو جائے؟ اس نے کہا: ہاں! میں چاہتی ہوں۔ چنانچہ ان دونوں نوجوانوں نے دعا کی اور اس کے دونوں ہاتھ بالکل ٹھیک ہوگئے ۔عورت نے اللہ عزوجل کا شکر ادا کیا اور حیران کُن نظروں سے ان نوجوانوں کو دیکھنے لگی جن کی برکت سے اسے ڈوبا ہوا بچہ بھی مل گیا اور اس کے ہاتھ بھی اسے لوٹا دیئے گئے۔ پھران نوجوانوں نے پوچھا: اے عظیم عورت! کیا تُو جانتی ہے کہ ہم کون ہیں؟ عورت نے کہا: میں آپ کو نہیں پہچانتی۔ عورت کا یہ جواب سن کر ان نوجوانوں نے راز کو افشا کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ہم تیری وہی دو روٹیاں ہیں جو تُو نے ایک مجبور سائل کو دی تھیں۔ (۸)

کیا روٹی انسانی صورت میں تبدیل ہو سکتی ہے؟

سوال: ہوسکتا ہے مذکورہ حکایت پڑھ کر کسی کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو کہ دو روٹیاں کس طرح خوبصورت نوجوانوں کی صورت اختیار کرسکتی ہیں؟

اس کا جواب قرآن کریم نے بارہا دیا ہے:

اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ

بے شک تمہارا رب جب جو چاہے کرے (۹)

ربّ چاہے تو فرشتوں کو انسانی صورت میں مُتَشَکِّل کر دے، اور چاہے تو روٹیوں کو فرشتوں کی صورت میں مُتَشَکِّل کر دے۔ وہ چاہے تو انسان کی صورت والے بلعم بن باعوراء کو کتے کی شکل میں متشکل کر کے جہنم میں بھیج دے، چاہے تو اصحابِ کہف کے کتّے کو بلعم بن باعوراء کی صورت میں جنّت میں بھیج دے۔

---

(۸) (عیون الحکایات، مترجم، حکایت:۱۰۶، ج۱ص۱۷۰، مطبوع: مکتبۃ المدینۃ، کراچی)

(۹) (القرآن المجید، سورۂ ھود، سورۃ نمبر۱۱، پارہ:۱۲، آیت ۱۰۷)

ربّ قدیر کی قدرت کا عالَم تو یہ ہے کہ شہتوت کے پتّوں کو اگر بکریاں کھالیں تو اُسے دودھ بنادیتا ہے۔۔۔۔شہد کی مکھی اگران پتوں کو چاٹ لے تو شہد بنادیتا ہے۔۔۔۔ریشم کا کیڑا ان پتوں کو کھالے تو ریشم بنادیتا ہے ۔۔۔۔ اگر ہرن ان پتوں کو کھالے تو مُشک بنادیتا ہے۔

وہ ربِ قدیر ایک نرم ونازک بیج کو تناور درخت بنادیتا ہے۔تاروں کے غرور کو خاک میں ملادیتا ہے، خاک کے ذرّں کو تابندہ بنادیتا ہے، مُردوں سے زندوں کو نکال دیتا ہے، زندوں سے مردوں کو نکال دیتا ہے، چاہے تو بھاری بھرکم کشتیوں کو پانی پر ترادیتا ہے، چاہے تو معمولی کنکر کو پانی میں ڈبودیتا ہے، چاہے تو پانی کو زمین پر بہادیتا ہے، چاہے تو پانی کو بادلوں میں سمودیتا ہے، چاہے تو بادلوں سے بارش برسادیتا ہے، چاہے تو بادلوں سے عذاب نازل کردیتا ہے، چاہے تو پہاڑوں کو زمین کے سینے پر گاڑ دیتا ہے چاہے تو سَروں پر معلّق کر دیتا ہے۔مٹی میں جان ڈال دیتا ہے، قطرے سے انسان کو بنادیتا ہے۔عدم سے وجود میں لے آتا ہے، کیا وہ ربِ قدیر کٹے ہاتھوں کو درست نہیں کرسکتا۔۔۔؟

بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔مذکورہ واقعہ ربّ تعالیٰ کی قدرت کا ظہور ہے ان لوگوں کے لیے جو راہِ خدا میں بے دریغ مال و دولت صدقہ کرتے ہیں۔اور اپنے حال کی پروا کئے بغیر محتاجوں کو نواز دیتے ہیں۔

یاد رکھیں! حاجت مندوں کی حاجت روائی وہ عظیم کام ہے کہ خود ربّ تعالیٰ اس کی حاجت کا ذمّہ اپنے اوپر لے لیتا ہے۔

حاجت روائی کی فضیلت

نبیٔ کریم رؤف ورحیم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ کَانَ فِیْ حَاجَۃِ اَخِیْہِ کَانَ اللّٰہُ فِیْ حَاجَتِہٖ

جب تک بندہ اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں لگا رہتا
ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری فرماتا رہتا ہے۔ (۱۰)

اس واقعہ سے یہ درس ملا کہ جو کام اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس پر بھروسہ کر کے کیا جاتا ہے، اس کی جزا ہی کچھ اور ہوتی ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ صدقہ کی جزا دنیا میں بھی بہترین دی جاتی ہے۔ اور آخرت کی نوازشات اور انعامات کا تو حساب ہی کچھ نہیں۔

روٹی کے صدقے سے اژدھے سے تحفّظ

امام ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی الجوزی، متوفی ۵۹۷ھ، نقل فرماتے ہیں:

حضرتِ سیّدنا سالم ابو جَعْد رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے: حضرت سیّدنا صالح علیٰ نبینا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی قوم کا ایک جھگڑالو شخص لوگوں کو بہت تنگ کیا کرتا تھا۔ جب لوگ اس کی اِیذا رَسانیوں سے بہت زیادہ تنگ ہوئے تو حضرت سیّدنا صالح علیٰ نبینا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام سے عرض کی: حضور! اس شخص کے لئے بددعا کیجئے، ہم اس سے بہت تنگ آچکے ہیں۔ آپ علیہ السّلام نے فرمایا: جاؤ! اِنْ شَاءَاللہ عَزَّ وَجَلَّ! تمہیں اس کے شَر سے خلاصی مل جائے گی۔ لوگ واپس چلے گئے۔ وہ شخص روزانہ جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر لاتا اور انہیں بیچ کر اپنا اور اپنے اہل وعیال کی گزر بسر کرتا تھا۔

حسبِ معمول اُس دن بھی وہ جنگل گیا، اس کے پاس دو روٹیاں تھیں ایک خود کھالی اور دوسری صدقہ کر دی۔ پھر لکڑیاں کاٹ کر صحیح سالم واپس گھر چلا آیا۔ لوگوں نے جب اسے صحیح سالم آتا دیکھا تو حضرتِ سیّدنا صالح علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی خدمت میں عرض کی: حضور! وہ شخص صحیح سالم ہے، ابھی تک اس پر کسی قسم کی کوئی مصیبت نازل نہیں ہوئی۔

---

(۱۰) (صحیح بخاری، کتاب المظالم، باب لایظلم المسلم، رقم الحدیث: ۲۳۱۰ ج ۲ ص ۸۶۲ مطبوع: دار ابن کثیر الیمامۃ، بیروت)

آپ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے اس شخص کو بلا کر فرمایا: اے نوجوان! آج تو نے کون سا نیک کام کیا ہے؟ کہا: آج حسبِ معمول جب میں جنگل گیا تو میرے پاس دو روٹیاں تھیں ایک میں نے کھالی اور دوسری صدقہ کردی، اس کے علاوہ تو کوئی اور نیک کام مجھے یاد نہیں۔ آپ علیہ السّلام نے فرمایا: لکڑیوں کا گٹھا کھولو! جب گٹھّا کھولا تو اس میں کھجور کے تنے جتنا موٹا بہت ہی زہریلا سیاہ اژدہا موجود تھا۔ حضرتِ سیّدنا صالح علیٰ نبینا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا: اے شخص! تجھے اس خطرناک زہریلے اژدھے سے تیری صدقہ کی ہوئی ایک روٹی نے بچالیا۔ (۱۱)

کھانا کھلانے کے صدقے سے اژدھے سے تحفّظ

اسی طرح کا ایک واقعہ حضرت سیّدنا ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، جو کہ حضرتِ سیّدنا عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا ہے، آپ علیہ السّلام نے ایک لڑکے سے متعلق فرمایا تھا کہ یہ آج ہلاک ہوجائے گا مگر وہ نہ ہوا تو آپ علیہ السّلام نے اس لڑکے سے پوچھا: تم نے کون سی بڑی نیکی کی ہے؟ اس نے عرض کی: میں نے آج کوئی بڑی نیکی تو نہیں کی، ہاں! اتنا ضرور ہے کہ آج ہمارے دوستوں میں سے ایک دوست اپنے ساتھ کھانا نہیں لایا تھا تو میں نے اسے اپنے ساتھ کھانے میں شریک کرلیا۔ لڑکے کی یہ بات سن کر آپ علیہ السّلام زبان حال سے فرما رہے تھے: بس اسی نیکی کی وجہ سے آج تو ہلاکت سے محفوظ رہا۔ (۱۲)

یہ ملتے جلتے دو واقعات ہیں، دونوں میں صدقہ کا ذکر ہے فرق صرف یہ ہے کہ پہلے میں ایک روٹی صدقہ کرنے کی وضاحت ہے دوسرے میں اپنے دوست کو اپنے ساتھ کھانے میں شریک کرنے کی وضاحت ہے۔ ان واقعات سے بہ خوبی معلوم ہوگیا کہ صدقہ کس طرح موت کو ٹال دیتا ہے۔

---

(۱۱) (عیون الحکایات، مترجم، حکایت: ۳۴۳، ج ۲ ص ۱۹۷، مطبوع: مکتبۃ المدینۃ، کراچی)

(۱۲) (عیون الحکایات، مترجم، حکایت: ۴۴۸، ج ۲ ص ۳۳۵، مطبوع: مکتبۃ المدینۃ، کراچی)

آدھی کھجور صدقہ کرنے کی فضیلت

ابو یعلیٰ احمد بن علی موصلی متوفی ۳۰۷ھ، اپنی مسند میں نقل فرماتے ہیں:

نبیٔ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَاِنَّهَا تُقِيْمُ الْعِوَجَ وَتَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ

دوزخ سے بچو اگرچہ آدھا چھوہارا دے کر کہ وہ ٹیڑھے پن

کو سیدھا اور بری موت کو دور کرتا ہے (۱۳)

حدیث شریف میں آدھی کھجور صدقہ کرنے پر دو بڑی نوازشات کا اعلان فرمایا گیا ہے:

(۱) ٹیڑھے پَن کو سیدھا کرنا (۲) بُری موت کو دور کرنا۔

(۱) ٹیڑھے پَن سے کئی چیزیں مراد ہو سکتی ہیں:

۱۔ کمر کے ٹیڑھے پن کو سیدھا کرنا، یعنی بڑھاپے میں کمر کے جھک جانے سے محفوظ ہو جانا۔

۲۔ تمام اعضاء کو ٹیڑھے پن سے بچانا یعنی معذوری سے محفوظ رہنا۔

۳۔ زوجہ کو حدیث شریف میں ٹیڑھی پسلی سے تعبیر کیا گیا ہے، لہٰذا زوجہ کو سیدھا رکھنے کے لیے بھی صدقہ بہترین عمل ہے۔

۴۔ (عِوَج) کا ایک معنیٰ پیچیدگی بھی ہے یعنی زندگی کی تمام پیچیدگیوں، پریشانیوں سے نجات حاصل کرنے کے لیے صدقہ کرتے رہنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔

(۲) بُری موت کو دور کرنا: مذکورہ واقعہ سے بہ خوبی اندازہ ہو گیا اب جو چاہتا ہے کہ وہ بُری موت (یعنی بَم دھماکے میں پھٹ کر، کٹ کر، جَل کر، گولی لگ کر، ڈوب کر، موذی جانور کا

---

(۱۳) (مسند ابی یعلی، مسند ابی بکر صدیق، ج ۱ ص ۸۶ رقم الحدیث: ۸۵ مطبوع: دار المامون للتراث، دمشق)

شکار ہو کر مرنے) سے محفوظ ہو جائے وہ صدقہ کی کثرت کیا کرے۔

کھانا کھلانے کی فضیلت

ابو محمد عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری، متوفی ۶۵۶ھ، نقل فرماتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مِنْ مُّوْجِبَاتِ الرَّحْمَةِ إِطْعَامُ الْمُسْلِمِ السَّغْبَانِ

بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا رحمتِ الٰہی کا ذریعہ ہے (۱۴)

بھوکے کو کھانا کھلانا

امام احمد بن حسین بن البیہقی، المتوفی ۴۵۸ھ، نقل فرماتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اَنْ تُشْبِعَ كَبِدًا جَائِعًا

افضل صدقہ یہ ہے کہ تم کسی بھوکے کو کھانا کھلا دو (۱۵)

مذکورہ واقعہ میں رحمتِ الٰہی کی جھلک بالکل واضح نظر آتی ہے کہ اس لڑکے نے اپنے ساتھی کو کھانا کھلایا تو اس خطرناک موت سے محفوظ ہو گیا جو اس کے مقدر میں تھی۔

ایک اہم ترین عقیدے کی وضاحت

مذکورہ دونوں حکایتوں میں ایک اہم ترین عقیدہ کا مسئلہ بھی واضح ہوا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کو علومِ غیب عطا کیا جاتا ہے۔ حضرت صالح علیہ السّلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السّلام یہ جانتے تھے کہ آج ان کی موت آنی ہے، اور یہ بھی جانتے تھے کہ کس طرح آنی ہے، اسی لیے لکڑی کا گٹھا کھول

---

(۱۴) (الترغیب والترھیب، رقم الحدیث: ۱۳۹۸ ج ۲ ص ۳۵ طبع دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

(۱۵) (شعب الایمان، باب فی الزکاۃ فصل فی إطعام الطعام، رقم الحدیث: ۳۳۶۷ ج ۳ ص ۲۱۷ مطبوع: دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

کر اس بات کی تصدیق فرمادی کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں کو غیب پر مطلع فرمادیتا ہے۔

اس عقیدے سے متعلق وسوسے کا علاج

اگر کسی کے ذہن میں یہ وسوسہ پیدا ہو کہ اگر حضرت صالح علیہ السّلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو ان کی موت کا علم تھا تو موت تو واقع نہیں ہوئی، لہٰذا خبر سچی نہیں ہوئی؟

اس کا جواب یہ ہے کہ ان انبیاء کرام علیہما السّلام کا موت کی خبر دینا علمِ غیب کا ثبوت ہے، اور لکڑی کا گٹھا کھول کر دکھانا اس خبر کی تصدیق ہے، اور موت کا نہ آنا درحقیقت لوگوں کو بتانا مقصود تھا کہ صدقہ اور کھانا کھلانا یہ وہ اعمال محبوبہ ہیں جن کے توسّل سے آفات وبلیّات ٹل جاتی ہیں، ورنہ ہونا وہی تھا جو ان حضرات نے فرمادیا تھا۔

آٹا اور لکڑی کا بُرادہ

امام ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی الجوزی، متوفی ۵۹۷ھ، نقل فرماتے ہیں:

حضرت سیدنا عطاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ زمانے کے مشہور تابعی بزرگ حضرت سیدنا ابو مسلم خولانی قدّس سرّہ الرّبّانی کی زوجہ محترمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کہا: ہمارے پاس آٹا بالکل ختم ہوگیا ہے، اور کھانے کے لئے کچھ بھی نہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: کیا تیرے پاس کچھ رقم وغیرہ ہے جس سے آٹا خریدا جا سکے؟ تو اس نے عرض کی: میرے پاس ایک درہم ہے جو اُون بیچ کر حاصل ہوا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: لاؤ وہ درہم مجھے دو، میں آٹا خرید لاتا ہوں۔

چنانچہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک درہم اور تھیلا لے کر بازار کی طرف گئے۔ جب دکان سے آٹا خریدنا چاہا تو اچانک ایک فقیر آ گیا اور اس نے کہا: اے ابو مسلم خولانی! یہ درہم مجھ پر صدقہ کردو۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُسے کچھ دیئے بغیر وہاں سے پلٹے اور دوسری دکان پر پہنچے، جیسے

ہی آپ نے آٹا خریدنا چاہا دوبارہ وہی فقیر آ گیا اور کہنے لگا: اے ابو مسلم خولانی: میں بہت مجبور ہوں، یہ درہم مجھ پر صدقہ کردو۔ اسی طرح وہ فقیر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پیچھے لگا رہا بالآخر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہ درہم فقیر کو دے دیا۔ اب سوچنے لگے کہ گھر والوں کو کیا جواب دوں گا، وہ تو خالی تھیلا دیکھ کر پریشان ہوجائیں گے۔

چنانچہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک بڑھئی (Carpenter) کی دکان پر گئے اور وہاں سے تھیلے میں لکڑی کا بُرادہ اور مٹی بھری اور گھر کی طرف چل دیئے۔ گھر پہنچ کر دروازہ کھٹکھٹایا جیسے ہی دروازہ کھلا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہ تھیلا گھر والوں کے حوالے کیا، اور آپ گھر میں داخل ہوئے بغیر ہی واپس پلٹ گئے، کیونکہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پریشان تھے کہ جب تھیلا کھولا جائے گا تو اس میں سے مٹی اور بُرادہ نکلے گا اور گھر والے آٹا نہ ملنے کی وجہ سے بہت پریشان ہوں گے اسی خوف و پریشانی کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سارا دن گھر نہ گئے۔ جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زوجۂ محترمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے تھیلا کھولا تو وہ نہایت ہی عمدہ آٹے سے بھرا ہوا تھا۔ چنانچہ انہوں نے جلدی جلدی کھانا تیار کیا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتظار کرنے لگیں۔ جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رات گئے چپکے سے گھر میں داخل ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زوجۂ محترمہ فوراً آپ کے لئے بہترین قسم کی روٹیاں لے کر آئیں، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روٹیاں دیکھ کر حیران ہوئے، اور پوچھا: یہ روٹیاں کہاں سے آئیں؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زوجۂ محترمہ نے کہا: یہ اسی آٹے کی روٹیاں ہیں جسے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لے کر آئے تھے۔ یہ سن کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رونے لگے، اور اللہ عزوجل کا شکر ادا کیا کہ اس نے میری لاج رکھ لی اور مٹی کو عمدہ آٹے میں تبدیل کردیا۔ (۱۶)

عجز و نیاز بندگی تیری نوازشوں سے ہے
حاکم ہر دعا بھی تو، بارگہ اثر بھی تو

(۱۶) (عیون الحکایات، مترجم، حکایت: ۶۷، ج ۱ ص ۱۰۷، مطبوع: مکتبۃ المدینہ، کراچی)

کیا بُرادہ آٹے میں تبدیل ہوسکتا ہے؟

سوال: اگر ذہن میں یہ سوال پیدا ہو بُرادہ آٹا میں کیسے تبدیل ہوسکتا ہے؟

جواب: اس کے کئی جواب ہیں، پہلا تو یہ کہ خود باری تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰہَ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ

بے شک اللہ جو چاہے کرے (۱۷)

دوسرے مقام پر اسی کی وضاحت فرماتا ہے:

لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ

اس سے نہیں پوچھا جاتا جو وہ کرے (۱۸)

لہٰذا معلوم ہوا مذکورہ واقعہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت کا کرشمہ ہے۔ وہ چاہے تو مٹی کو سونا کردے اور سونے کو مٹی کردے، کوئلے سے ہیرے کو نکال دے، سیپی سے موتی کو نکال دے، پہاڑ سے اونٹنی کو نکال دے۔ درخت سے آگ نکال دے، آگ کو پیاروں پر گلزار بنادے۔۔۔ دن کو رات کردے رات کو دن کردے، وہ ربّ قدیر جو سب کچھ کرسکتا ہے اگر بُرادہ کو آٹا کردے۔ تو اس میں تعجب کیسا۔۔۔!

یاد رکھیں! اِنہیں قدرت کے کرشموں کا ظہور انبیاء کرام سے ہو تو مُعْجِزہ کہلاتا ہے، اولیاء کرام سے ہو تو کَرامَت کہلاتا ہے، عام مؤمنین سے ہو تو مَعُونَت کہلاتا ہے۔ کافر سے ہو تو اِسْتِدْرَاج کہلاتا ہے۔

مذکورہ واقعہ حضرت سیدنا ابو مسلم خولانی رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت تھی۔ آپ تابعی بزرگ

---

(۱۷) (القرآن المجید، سورۃ الحج، سورۃ نمبر ۲۲، پارہ: ۱۷، آیت ۱۸)

(۱۸) (القرآن المجید، سورۃ الانبیاء، سورۃ نمبر ۲۱، پارہ: ۱۷، آیت ۲۳)